



منهج الفقه

(المستوى الثاني)

فقه - ٢

اعداد: عبد الهادي عبد الخالق مدني

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في الأحساء

تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

شعبة اردو- احساء اسلامك سينتر

پوسٹ بکس نمبر: ٢٠٢٢- هفوف- الاحساء- ٣١٩٨٢- ٹیلیفون: ٢٣٣٦-٥٨٦٦٦٤٢

AL-AHSA ISLAMIC CENTER

P.O. BOX 2022, HOFUF, AL-AHSA, 31982

کورس کا تفصیلی خاکہ

صفحہ	مضامین	اسباق ¹
	صفوں کی درستی اور سترہ کے مسائل	۱
	صلاة کے اندر ممنوع کام	۲
	صلاة ادا کرنے کا طریقہ	۳
	صلاة کی ادائیگی کا عملی طریقہ	۴
	سجدة سہو	۵
	سنن رواتب	۶
	تہجد اور وتر	۷
	صلاة جمعہ	۸
	صلاة عیدین	۹
	صلاة کے ارکان	۱۰
	صلاة کے واجبات	۱۱
	صلاة کی سنتیں	۱۲

^۱ اس کتاب کے مضامین کی تقسیم بارہ دنوں پر کی گئی ہے۔ ہر دن پینتالیس منٹ درکار ہے۔ کیونکہ احساء اسلامک سینٹر ہفوف میں اسی طریقہ کار کے مطابق تعلیم کا بندوبست ہے۔ مشقی کارگاہ میں اس کی تدریس کے لئے نو گھنٹے مطلوب ہیں۔ اس کتاب سے استفادہ کے خواہش مند افراد یا ادارے اپنے پاس مہیا وقت کے لحاظ سے موضوعات کی نئی تقسیم کر سکتے ہیں بشرطیکہ متعینہ علمی مشمولات اور تسلسل کی پابندی کریں۔

سترہ اور صف بندی کے مسائل

سترہ کے احکام

سترہ بلند چیز کو کہتے ہیں (جیسے دیوار یا ستون یا مصحف رکھنے کی الماری وغیرہ) سترہ کے احکام حسب ذیل ہیں:

۱۔ مصلیٰ خواہ امام ہو یا تنہا صلاۃ پڑھ رہا ہو اس کے آگے سترہ ہونا مشروع ہے، یہ ایک سنت مؤکدہ ہے بلکہ بعض علماء نے واجب تک فرمایا ہے۔

۲۔ سترہ کی لمبائی ایک ہاتھ کی دو تہائی سے کم نہیں ہونا چاہئے۔

۳۔ مصلیٰ کے آگے سے کسی کا گذر ناجائز نہیں، البتہ سترہ کے پیچھے سے گذر ناجائز ہے۔

۴۔ مصلیٰ کے اوپر واجب ہے کہ اپنے آگے سے گذرنے والے کو منع کرے اگرچہ وہ بچہ ہو یا جانور ہو۔

۵۔ مصلیٰ خواہ امام ہو یا منفرد اس کے آگے سے گذرنا حرام ہے۔ لیکن صلاۃ صحیح ہوگی البتہ اگر آگے سے گذرنے والی چیز بالغ عورت یا گدہا یا کالا کتا ہو تو صلاۃ باطل ہو جائے گی اور نئے سرے سے شروع کرنا پڑے گی۔

۶۔ گذشتہ احکام حرم مکی اور حرم مدنی کو بھی شامل ہیں کیونکہ جب غیر حرم میں مصلیٰ کے آگے سے گذرنا حرام ہے تو حرم میں بدرجہ اولیٰ ایسا ہوگا۔ رہی وہ حدیث جس میں ہے کہ نبی ﷺ کعبہ کے پاس صلاۃ پڑھ رہے تھے، آپ کے آگے سترہ نہیں تھا اور لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے تو وہ حدیث ضعیف ہے اس سے استدلال درست نہیں۔

۷۔ گذشتہ احکام امام اور منفرد کے ساتھ خاص ہیں، مقتدی کا سترہ اس کے امام کا سترہ ہے، اس لئے مقتدی سترہ نہیں رکھے گا اور نہ ہی اپنے آگے سے گذرنے والے کو روکے گا۔ مقتدیوں کی صفوں کے بیچ سے گذرنا جائز ہے، اگر مقتدیوں کے آگے سے عورت یا گدہا یا کالا کتا بھی گذرے تو ان کی صلاۃ صحیح ہوگی۔

صف بندی

باجاماعت صلاۃ میں صفوں کو برابر کرنا واجب ہے اور صف بندی مندرجہ ذیل طریقہ سے ہوگی۔

- ۱۔ ٹخنوں^۱ اور کندھوں میں برابری چنانچہ کوئی کسی سے آگے نہ ہو۔
- ۲۔ صف کو گچ کرنا اس طرح کہ ایک نمازی اور دوسرے نمازی کے درمیان کھڑے ہونے میں شیطان کے لئے جگہ نہ چھوٹے (قدم کو قدم اور کندھے کو کندھے سے ملا کر کھڑے ہونا چاہئے)
- ۳۔ پہلے پہلی صف کو مکمل کرنا پھر دوسری کو لہذا دوسری صف بنانا اس وقت تک شروع نہ کریں جب تک کہ پہلی مکمل نہ ہو جائے اور اسی طرح ہر صف۔
- ۴۔ صفوں کے درمیان نزدیکی اور قربت: ایک صف سے دوسری صف زیادہ پیچھے نہ ہو نیز امام پر واجب ہے کہ تکبیر تحریمہ سے قبل صفوں کے برابر ہونے کی تاکید کر لے۔

^۱ ٹخنہ سے مراد قدم اور پنڈلی کے ملنے کی جگہ ابھری ہوئی ہڈی ہے اور کندھے سے مراد بازو اور گردن کی ہڈی کے ملنے کی جگہ ہے۔

صلاة کے اندر ممنوع کام

۱. لوگوں کے ساتھ بات کرنا
۲. التفات (ادھر ادھر متوجہ ہونا)
۳. کھانا اور پینا
۴. آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا
۵. کمر پر ہاتھ رکھنا
۶. بکثرت حرکت کرنا بلا ضرورت
۷. اقعاء یعنی اپنے دونوں پیر بچھا دینا اور اپنے سرین پر بیٹھنا
۸. سجدہ کے دوران اپنے دونوں بازوؤں کو زمین سے چمٹا دینا
۹. انگلیوں کو چٹھانا
۱۰. دونوں آنکھوں کو بند کرنا
۱۱. پیشاب یا پاخانہ کو زبردستی روک کے رکھنا۔

صلاة کا طریقہ

● صلاة سے پہلے

- جب صلاة پڑھنے کا ارادہ ہو تو مندرجہ ذیل امور کرنا ضروری ہے:
- صلاة کا وقت شروع ہو جانے کا یقین۔ (اوقات صلاة کا ذکر ہو چکا ہے)۔
 - حدث اکبر اور حدث اصغر سے طہارت^۱۔
 - بدن، لباس اور صلاة پڑھنے کی جگہ کی طہارت۔
 - ستر پوشی۔
 - قبلہ یعنی کعبہ کا رخ کرنا۔
 - نیت، یعنی مخصوص عبادت کا دل سے پختہ عزم کرنا۔
 - قدرت ہونے پر قیام کرنا۔

● صلاة کی ادائیگی

- پھر صلاة کے اعمال شروع کریں گے جو حسب ذیل ہیں:
- ۱۔ اللہ اکبر کہتے ہوئے تکبیر تحریمہ پکاریں گے اور اپنی نظر اپنے سجدہ کی جگہ پر رکھیں گے۔
 - ۲۔ تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر یا اپنے دونوں کانوں تک اٹھائیں گے۔
 - ۳۔ اپنے دہانے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اپنے سینے پر رکھیں گے۔
 - ۴۔ دعاء ثنا پڑھیں گے۔
- سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
(اے میرے اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں، تیرا نام
بابرکت ہے، تیری مجد بلند و برتر، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں)۔
- ۵۔ پھر اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر
سورہ فاتحہ پڑھیں گے۔ اس کے بعد اگر جہری صلاة ہو تو بلند آواز سے ورنہ پست آواز سے

^۱ حدث اکبر وہ چیز ہے جس سے غسل واجب ہوتا ہے اور حدث اصغر وہ چیز ہے جس سے وضو ٹوٹتا ہے۔

آمین کہیں گے۔

۶۔ پھر قرآن میں سے جو میسر ہو پڑھیں گے۔

۷۔ تکبیر کہتے ہوئے رکوع کریں گے۔

ا۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے سامنے تک یا دونوں کانوں تک اٹھائیں گے۔

ب۔ اپنا سر اپنی پشت کے برابر اور اپنی نظر اپنے سجدے کی جگہ پر رکھیں گے۔

ت۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھیں گے۔ اس حال میں کہ انگلیاں باہم ملی ہوئی نہ ہوں۔

ث۔ بہ اطمینان رکوع کریں گے اور کہیں گے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ (میں اپنے بڑے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں) یہ دعائیں مرتبہ یا اس سے زیادہ دہرائیں گے۔

۸۔ رکوع سے اپنا سر اٹھائیں گے۔

ا۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے سامنے تک یا دونوں کانوں تک اٹھائیں گے۔

ب۔ کہیں گے: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ [اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی سن لی جس

نے اس کی تعریف کی] (اگر امام رہیں یا تنہا صلاۃ پڑھ رہے ہوں)۔

ج۔ اور اپنے قیام کی حالت میں رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہیں گے۔

۹۔ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کریں گے۔

سجدہ سات اعضاء پر ہوگا:

(۱) ناک معہ پیشانی

(۲-۳) دونوں ہاتھ

(۴-۵) دونوں گھٹنے

(۶-۷) دونوں پیروں کی انگلیوں کا اندرونی حصہ قبلہ رخ حالت میں۔

سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھیں گے اور اسے تین بار یا اس سے

زیادہ دہرائیں گے۔

- ۱۰۔ تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائیں گے۔
 ا۔ اپنا بائیں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں گے۔
 ب۔ اپنا دایاں پیر کھڑا رکھیں گے۔
 ت۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں رانوں یا دونوں گھٹنوں پر رکھیں گے۔
 ث۔ یہ دعا پڑھیں گے : رَبِّ اغْفِرْ لِي (اے میرے رب مجھ کو بخش دے)۔
 ج۔ اطمینان کے ساتھ بیٹھیں گے۔
- ۱۱۔ تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں گے اور اس میں بھی ویسا ہی کریں گے جیسا پہلے سجدہ میں کیا تھا۔
- ۱۲۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں گے اور اس میں بھی ویسا ہی کریں گے جیسا پہلی رکعت میں کیا تھا۔
- ۱۳۔ پھر دوسرے سجدے سے اٹھ کر بیٹھ جائیں گے اور تشہد اور صلاۃ علی النبی (درود) پڑھیں گے۔
- ۱۴۔ پھر اگر صلاۃ دو رکعتوں والی ہے تو صلاۃ سے باہر نکلنے کے لئے اس کے بعد السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہتے ہوئے اپنے دائیں جانب سلام پھیر دیں گے پھر اپنے بائیں جانب۔
- ۱۵۔ اگر صلاۃ تین یا چار رکعت والی ہو تو تشہد پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر اٹھ کھڑے ہوں گے، رفع یدین کریں گے اور ان دونوں رکعتوں میں ویسا ہی کریں گے جیسا پہلی رکعت میں کیا تھا البتہ قیام میں فقط سورہ فاتحہ پڑھنے پر اکتفا کریں گے۔
- ۱۶۔ تین یا چار رکعت والی صلاتوں میں آخری تشہد کے لئے تَوَكَّرْ کرتے ہوئے بیٹھیں گے یعنی اپنے داہنے پیر کو کھڑا کریں گے، اپنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھیں گے اور اپنے بائیں پیر کو موڑ کر اپنی داہنی پنڈلی کے نیچے کر لیں گے اور اپنی سرین کے بل زمین پر بیٹھ جائیں گے۔

صلوة کی عملی ادائیگی

• سابقہ درس کا اعادہ

• مکمل صلوة کی عملی ادائیگی

سجده سہو

۱۔ سجده سہو: صلاۃ کے اخیر میں دو سجدوں کا نام ہے چاہے سلام پھیرنے سے پہلے یا بعد، اگر سجده سہو سلام کے بعد ہو تو دونوں سجدوں کے بعد دوسری مرتبہ سلام پھیرے گا اور دونوں سجدوں میں وہی تسبیحیں پڑھے گا جو صلاۃ کے سجدوں میں پڑھتا ہے۔

۲۔ سجده سہو تین وجہ سے مشروع ہے: [زیادتی یا کمی یا شک] جب کہ زیادتی یا کمی بھول چوک سے ہو البتہ اگر کوئی قصد ایسا کرے تو اس کی صلاۃ باطل ہو جائے گی۔

☆ زیادتی کی مثال: صلاۃ ظہر میں پانچویں رکعت زیادہ کرے یا تیسرا سجدہ زیادہ کرے۔

☆ کمی کی مثال: کمی سے مراد صرف واجبات کی کمی ہے جیسے پہلے تشهد کا چھوٹ جانا، تکبیر انتقال میں کمی یا رکوع اور سجدہ میں تسبیح والی دعاؤں کا بھول کر نہ پڑھنا۔

☆ شک کی مثال: کسی کو شک ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہے یا چار۔

البتہ اگر کسی نے صلاۃ کے ارکان میں سے کوئی رکن چھوڑ دیا [جیسے سجدہ، رکوع یا ایک مکمل رکعت] تو اسے مکمل ایک رکعت پڑھ کر پھر سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

۳۔ سجده سہو کب سلام سے پہلے اور کب سلام کے بعد ہوگا؟

اگر سجده سہو زیادتی کی وجہ سے ہو تو سلام کے بعد اور اگر کمی کی وجہ سے ہو تو سلام سے پہلے کرے گا اور اگر سجده سہو شک کے باعث ہو تو حق اور درست تلاش کرے اور اپنے غالب گمان پر عمل کر کے سلام کے بعد سجدہ سہو کرے اور اگر اسے کچھ بھی گمان نہ ہو تو وہ جس پر متیقن ہو وہی کرے یعنی کم پر یقین کر کے سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے مثلاً شک ہو کہ تین رکعت پڑھی ہے یا چار اور حق کی تلاش کے باوجود غالب گمان میں کچھ نہیں آیا تو تین رکعت مان کر ایک اور پڑھ لے اور سلام سے قبل سجدہ سہو کر لے۔

چند ایسی مثالیں جس میں لوگ بیشتر مبتلا ہو جاتے ہیں۔

☆ ایک آدمی جو صلاۃ میں پہلا تشهد بھول گیا اب اگر مکمل کھڑا ہونے سے قبل یاد آ جائے تو وہ تشهد کے لئے بیٹھ جائے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے لیکن جب وہ مکمل طریقہ سے کھڑا ہو چکا ہو تو تشهد کے لئے نہیں لوٹے گا بلکہ اپنی صلاۃ پڑھتا رہے گا اور سلام سے قبل سجدہ سہو کر لے

گا کیونکہ اس نے صلاۃ میں کمی کی ہے۔

☆ ایک ایسا آدمی جو صلاۃ ظہر میں بھول کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا پھر اسے یاد آیا کہ وہ پانچویں رکعت ہے تو اسے تشهد کیلئے بیٹھ جانا چاہئے اور پانچویں رکعت مکمل نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ زائد ہے۔ اس پر اپنی صلاۃ میں زیادتی کرنے کے باعث سلام کے بعد سجدہ سہو واجب ہے۔

☆ ایک آدمی جس نے صلاۃ عصر میں بھول کر تین رکعت پڑھی اور اسے سلام کے بعد یاد آیا تو اس صورت میں اسے چوتھی رکعت پڑھنی ہوگی اور وہ سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا کیونکہ اس نے تیسری رکعت کے بعد تشهد اور سلام زیادہ کیا۔

سنن رواتب

۱. سنن رواتب ۱۲ رکعت ہیں۔ دور کعت فجر سے پہلے، چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد۔
۲. سنن رواتب مسجد کی بہ نسبت گھر میں پڑھنا زیادہ افضل ہے۔
۳. فوت شدہ سنن رواتب کا قضا کرنا مشروع ہے۔
۴. مسافر کے لئے سنن رواتب کا نہ پڑھنا سنت ہے سوائے فجر کی سنت کے (ان کے علاوہ جو نوافل ہیں تو یہ مقیم کے مانند مسافر کے لئے بھی مسنون ہیں)۔
۵. صلاۃ جمعہ کے بعد دو رکعتیں یا چار رکعتیں پڑھنا مسنون ہے۔^۱

^۱ یعنی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے پھر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرے اور اس طرح مکمل چار رکعت ہو جائے گی۔ افضل یہی ہے اور چاروں رکعت ایک سلام سے بھی پڑھنا جائز ہے۔

تہجد اور وتر

۱۔ صلاۃ تہجد اور وتر کا وقت صلاۃ عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔
۲۔ صلاۃ تہجد کا طریقہ: دو دور رکعت یعنی ہر دور رکعت کے بعد سلام پھیر دے پھر آخر میں وتر پڑھے۔

وتر کی رکعت کم سے کم ایک ہے اور زیادہ سے زیادہ ۱۱ رکعت ہے اور نبی کریم ﷺ اکثر و بیشتر تین رکعت وتر پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اعلیٰ، دوسری میں سورہ کافرون، پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیتے (ان دونوں رکعتوں کو شفیع [جوڑا] کہتے ہیں) پھر ایک رکعت پڑھتے اور اس میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھتے۔

۳۔ صلاۃ تہجد میں سنت یہ ہے کہ کل تہجد کی رکعت مع وتر ۱۱ رکعت سے زیادہ نہ کیا جائے اور اگر زیادتی کی تو کوئی حرج نہیں۔

۴۔ صلاۃ وتر میں قنوت کرنا اور کبھی کبھار چھوڑ دینا سنت ہے۔ قنوت رکوع سے پہلے ہے نیز رکوع کے بعد بھی درست ہے۔

۵۔ قنوت وتر میں یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ
وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا
يَذُلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعْزُزُ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

(یا الہی مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے زمرہ میں جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت میں رکھ ان لوگوں کی جماعت میں جنہیں تو نے عافیت دی اور میری کارسازی کر ان لوگوں میں جن کی تو نے کارسازی کی اور برکت دے میرے لئے اس چیز میں جو مجھے تو نے عطا کی اور مجھے اس چیز کی برائی سے بچا جو تو نے مقدر کی کیونکہ تو جو چاہے حکم کرتا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا، بے شک جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا اور وہ عزت یاب نہیں ہو سکتا جسے تو دشمن رکھے، اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور بلند ہے)۔

نیز اس دعا کے علاوہ دوسری دعائیں کرنے میں یا اس کے ساتھ دیگر دعا کا اضافہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

- ۶۔ ایک رات میں دو ترپڑھنا جائز نہیں۔
- ۷۔ وتر کو رات کی آخری صلاۃ کے طور پر پڑھنا افضل ہے، اگر ان کے بعد کوئی دو رکعت پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔
- ۸۔ تہجد اور وتر کی صلاۃ گھر میں افضل ہے البتہ ماہ رمضان میں مسجد کے اندر باجماعت ادا کرنا افضل ہے اسی کو صلاۃ تراویح کہتے ہیں۔
- ۹۔ صلاۃ وتر سنت مؤکدہ ہے اسے آپ ﷺ نے نہ حالت سفر میں چھوڑا ہے اور نہ غیر سفر میں لہذا ہر مؤمن کو چاہئے کہ اس میں بالکل کوتاہی نہ کرے۔

صلوة جمعہ

۱۔ صلاۃ جمعہ کی صرف دو رکعت ہے، ان دونوں میں امام بلند آواز سے قراءت کرے گا۔ مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ غاشیہ یا پہلی میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھا جائے۔

۲۔ جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے اس سے قبل دو خطبے دینا شرط ہے اور مقتدیوں پر خاموشی کے ساتھ غور سے سنا واجب ہے، امام کے خطبہ کے دوران بات چیت کرنا حرام ہے۔

۳۔ صلاۃ جمعہ سے پہلے چند کام سنت ہیں:

- ① غسل کرنا
- ② اچھا کپڑا زیب تن کرنا
- ③ خوشبو لگانا
- ④ مسجد میں پہلے جانا
- ⑤ مسجد تک پیدل چل کر آنا

۴۔ بروز جمعہ سورہ کہف کی تلاوت اور نبی ﷺ پر بکثرت صلاۃ (درود) پڑھنا مسنون ہے۔

۵۔ جب لوگ صف بندی کر کے بیٹھے ہوں تو پھلانگ کر آگے جانا جائز نہیں، البتہ اگر صفوں کے درمیان خالی جگہ ہے تو ان میں چل کر آگے جایا جاسکتا ہے۔

۶۔ صلاۃ جمعہ صرف مردوں پر واجب ہے، عورتوں پر نہیں۔ لیکن اگر عورت صلاۃ جمعہ پڑھ لے تو کافی ہوگا ورنہ اس کے اوپر ظہر کی چار رکعت پڑھنا واجب ہے۔

۷۔ اگر کوئی شخص اس حالت میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو ہلکی رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے۔

۸۔ اگر کسی شخص سے جمعہ کی رکعت میں سے کوئی رکعت فوت ہو جائے تو امام کے سلام کے بعد دوبارہ فوت شدہ رکعت پڑھنا واجب ہے اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں مثال کے طور پر کوئی شخص مسجد میں اس وقت آیا جب کہ امام دوسری رکعت کے سجدہ میں تھا تو اس پر امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعت پڑھنا واجب ہے۔

۹۔ اگر کسی کی صلاۃ جمعہ فوت ہو جائے تو وہ ظہر کی چار رکعت پڑھے گا، اسی سے اس کے جمعہ کی قضا ہو جائے گی۔

صلاة عیدین

۱. عیدین کی صلاة عید الفطر اور عید الفصحی دو موقعوں پر مشروع ہے۔
۲. اس کا وقت سورج نکلنے اور کچھ اوپر اٹھنے (تقریباً سورج نکلنے کے پندرہ منٹ بعد) سے شروع ہوتا ہے اور سورج ڈھلنے سے کچھ پہلے (تقریباً ظہر کا وقت شروع ہونے سے دس منٹ پہلے) تک ہوتا ہے۔
۳. صلاة عید کے لئے نہ اذان کہی جائے گی اور نہ اقامت۔
۴. صلاة عید کی دو رکعتیں ہیں، پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے سوا سات تکبیریں بلند کی جائیں گی اور دوسری میں دوسری رکعت سے اٹھنے کے لئے پکاری جانے والی تکبیر کے سوا پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ ان میں امام جہری قراءت کرے گا۔
۵. صلاة عید میں مسنون یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اعلیٰ کی تلاوت کی جائے اور دوسری میں سورہ غاشیہ کی، یا پہلی میں سورہ ق اور دوسری میں سورہ قمر کی۔
۶. صلاة عید کے بعد امام خطبہ دے گا البتہ مصلیوں کا خطبہ عید سننے کے لئے بیٹھنا سنت ہے، واجب نہیں ہے۔

صلاة کے ارکان

صلاة ایک عظیم عبادت ہے جو چند مشروع اقوال و اعمال پر مشتمل ہے اور اسی سے اس کی مکمل صورت بنتی ہے، اہل علم نے صلاة کی تعریف اس طرح کی ہے: صلاة اللہ تعالیٰ کی وہ عبادت ہے جو چند اقوال و افعال پر مشتمل ہے، تکبیر سے شروع ہوتی اور تسلیم پر ختم ہوتی ہے۔

ان اقوال و افعال کی تین قسمیں ہیں: ارکان، واجبات، سنتیں

الف۔ ارکان

ارکان رکن کی جمع ہے، رکن کا لغوی معنی کسی چیز کا مضبوط جانب ہے۔ اصطلاح میں رکن اس چیز کو کہتے ہیں جس سے مل کر عبادت بنتی ہے یعنی عبادت کی وہ شکل جس کے بغیر عبادت درست نہ ہو۔ اور وہ کل چودہ ہیں:

۱۔ فرض صلاة میں قیام

۲۔ ابتدا میں تکبیر تحریمہ

۳۔ سورۃ فاتحہ پڑھنا

۴۔ ہر رکعت میں رکوع کرنا

۵۔ ۶۔ رکوع سے اٹھنا اور اعتدال کے ساتھ کھڑے ہونا

۷۔ سات اعضاء پر سجدہ کرنا

۸۔ سجدہ سے سر اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا

۹۔ تمام گذشتہ افعال بہ اطمینان ادا کرنا

۱۰۔ ۱۱۔ آخری تشهد اور اس کے لئے بیٹھنا

۱۲۔ آخری تشهد میں نبی ﷺ پر صلاة پڑھنا

۱۳۔ ارکان کو بہ ترتیب ادا کرنا

۱۴۔ سلام پھیرنا

جس نے ان ارکان میں سے کوئی رکن چھوڑ دیا:

☆ اگر وہ رکن تکبیر تحریمہ ہے تو اس کی صلاۃ ہی نہیں ہوگی۔

☆ اور اگر کوئی دوسرا رکن ہے (مثلاً رکوع یا سجدہ)

۔ اگر جان بوجھ کر چھوڑا ہے تو صلاۃ باطل ہو جائے گی۔

۔ اور اگر بھول کر چھوڑا ہے تو اسے ادا کرنا ضروری ہے پھر سجدہ سہو

کر لے گا۔

صلاة کے واجبات

صلاة کے واجبات آٹھ ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کے سوا البقیہ تکبیریں

۲۔ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنا

۳۔ ربنا وک الحمد کہنا

۴۔ رکوع کی تسبیح، یعنی سبحان ربی العظیم کہنا

۵۔ سجدہ کی تسبیح، یعنی سبحان ربی الاعلیٰ کہنا

۶۔ دونوں سجدوں کے درمیان ایک بار رب اغفر لی کہنا

۷۔ تشہد اول یعنی یہ دعا پڑھنا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلدَّوِّ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا

النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، شَهِدْنَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدْنَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ۔

۸۔ تشہد اول کے لئے بیٹھنا

جس نے ان آٹھوں قولی اور فعلی واجبات میں سے کوئی واجب ترک کر دیا:

« اگر عمداً ایسا کیا ہے تو اس کی صلاہ باطل ہو جائے گی کیونکہ وہ کھیل کر رہا ہے۔

« اور اگر نادانی یا بھول سے ایسا ہوا ہے تو سجدہ سہو کرے گا کیونکہ اس نے ایک

واجب ترک کر دیا ہے جس کا ترک حرام ہے لہذا سجدہ سہو کر کے اس کی تلافی کرے گا۔

صلاة کی سنتیں

مذکورہ دونوں قسموں میں بیان شدہ اقوال و افعال کے علاوہ تمام چیزیں سنت ہیں۔ ایک مسلمان کو یہ سنتیں اپنانے کا حریص ہونا چاہئے کیونکہ اس سے اس کا اجر و ثواب بڑھے گا لیکن اگر کسی نے انہیں یا ان میں سے بعض کو ترک کر دیا تو اس پر کوئی حرج نہیں جس طرح کہ تمام سنتوں کا معاملہ ہوتا ہے۔

آئیے ہم اپنی معلومات کی جانچ کریں

۱۔ پانی کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کس قسم کے پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے؟

۲۔ کیسے معلوم ہوگا کہ پانی ناپاک ہے؟

۳۔ اگر کتابرتن میں منہ ڈال دے تو اس کے صاف کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

۴۔ چھوٹے بچے کے پیشاب اور مندی کے صاف کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

۵۔ وہ کون کون سے حالات ہیں جن میں مسواک کرنے کی زیادہ تاکید آئی ہے؟

۶۔ سنن فطرت کیا کیا ہے؟

۷۔ کتنی مدت تک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

۸۔ وضو کے بعد کون سی دعا پڑھنی چاہئے؟

۹۔ نواقض وضو کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

۱۰۔ غسل واجب کرنے والی چیزیں کون کون سی ہیں؟

۱۱۔ کن حالات میں تیمم کرنا جائز ہے؟

۱۲۔ حائضہ عورت پر کون کون سی چیزیں حرام ہیں؟

۱۳۔ حیض اور نفاس کے خون میں کیا فرق ہے؟

۱۴۔ استحاضہ والی عورت کیسے صلاۃ ادا کرے گی؟

۱۵۔ زردی اور گندلا پن کو کب حیض شمار کیا جائے گا؟

۱۶۔ صلاۃ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟۔

۱۷۔ اذان اور اقامت کب اور کس کے لئے مشروع ہے؟

۱۸۔ اذان کا کیا طریقہ ہے؟

۱۹۔ اذان اور اقامت کے صیغوں میں کیا فرق ہے؟

۲۰۔ اذان سننے والا کیا کرے؟

۲۱۔ اذان کے بعد کیا دعا ہے؟

۲۲۔ سترہ سے کیا مراد ہے؟

۲۳۔ مصلیٰ کے آگے سے گزرنے کا کیا حکم ہے؟

۲۴۔ مقتدیوں کی صفوں کے درمیان سے گزرنے کا کیا حکم ہے؟

۲۵۔ صف بندی کیسے مکمل ہوگی؟

۲۶۔ صلاۃ کے اندر کون کون سے کام ممنوع ہیں؟

۳۔ حدث اصغر سے پاکی کے ذریعہ ہوگی اور حدث اکبر سے پاکی کے ذریعہ ہوگی۔

۴۔ حائضہ عورت سے حرام ہے۔

۵۔ نفاس وہ خون ہے جو سے نکلتا ہے ولادت کے ساتھ یا اس سے یا تین پہلے سے۔

۶۔ نیت کی جگہ ہے اور لفظی نیت کرنا ہے۔

۷۔ مردوں پر واجب ہے کہ مسجد میں باجماعت ادا کریں۔

۸۔ والدین پر واجب ہے کہ وہ اپنے بچوں کو صلاۃ کا حکم دیں جب وہ اور ان کو اس وجہ سے ماریں جب وہ۔

۹۔ مرد کا ستر سے تک ہے اور عورت کا پورا بدن ہے۔

۱۰۔ فجر کا وقت سے تک ہے۔